نبویؐ اصولِ جہانبانی کا نقشِ اوّلیں

محمد صغیر حسن معصومی

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے پیغمبر اسلام علیہ الصلاۃ والسلام نے مختلف مواقع پر نہایت واضح الفاظ میں اپنے عاملوں (گورنروں) اور قاضیوں (ججوں) اور مبلّغوں کو تحریری ہدایتیں اور ارشادات صادر فرمائے۔ انہیں ارشادات کے مطابق خلفاء راشدین اور بعد کے خلفاء و حکمرانوں نے اپنے اپنے عہد حکومت میں کوہ پیرینیز سے لے کر سلسلۂ قراقرم و ہمالیہ تک اور منگولیا سے صومالیہ تک کے دور دراز ملکوں میں نظامِ سلطنت کو فروغ دیا۔ ان تحریری ہدایتوں میں سے اس وقت ارشاداتِ نبویؐ پر مشتمل صرف ایک تحریر کا ذکر مقصود ہے۔ اس تحریری ارشاد نبویؐ میں متعدد اداروں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے جس کی مختصر تشریح پیش خدمت ہے:

پیغمبرِ اسلام علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ تحریری ارشاد حضرت ابوبکر عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کے نام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک خطوط میں یہ خط عبارت اور مواد کے لحاظ سے سب سے طویل اور احکام کے لحاظ سے سب سے اہم۔

حضرت عمرو بن حزم بنی خزرج سے تعلق رکھتے تھے، اور ابھی صرف سترہ سال کے تھے کہ ان کی ذہانت اور علمی صلاحیت کے پیشِ نظر پیغمبرِ اسلام علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو اہل نجران کا عامل

(گورنر) بناکر بھیجا۔ اہل نجران زیادہ تر عیسائی اور کچھ یہودی تھے۔ ہجرت کے دسویں سال جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اہل نجران اسلام سے مشرف ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کو اپنے ایک تحریری ہدایت نامہ کے ساتھ بھیجا تاکہ نجران کے مسلمانوں کو قرآن حکیم کی تعلیم دیں، نماز و روزہ اور دوسرے دینی و دنیوی مسائل سکھائیں۔ ان تحریری ہدایت نامے میں فرائض و سنن کی تفصیل ہے، اور صدقات و دیات کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت عمرو بن حزم محدثین کے یہاں بڑی علمی صلاحیتوں کے لئے مشہور ہیں، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ حدیث کی بھی اجازت دی تھی، اور وہ بہت سے اقوال رسول ضبط تحریر میں لائے تھے۔ ان کا انتقال ہجرت کے ۵۱ھ میں مدینے میں ہوا، بعض لوگوں نے انتقال کا سن ۵۳ھ ہم لکھا ہے، اور بعض مورخین نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مدینے میں فوت ہوئے۔

اس تحریری ارشاد نبوی کو ابن اسحاق، ابن ہشام، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام بخاری، اور سارے مورخین و محدثین نے ضبط کیا ہے، اس رسالۂ نبوی کو ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنی کتاب الوثائق النبویہ میں نمبر ۱۰۵ کے تحت صفحات ۱۰۳ تا ۱۰۸ معہٗ اختلاف روایات و ضمیمہ کے ثبت کیا ہے، روایتی تحقیق کے ذکر کے بعد ترجمہ پیش خدمت ہے:

"راوی کا بیان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حارث بن کعب (یعنی اہل نجران) کی طرف ایک وفد بھیجا جس پر عمرو بن حزم کو سردار بنایا تاکہ لوگوں کو دین کے مسائل اچھی طرح بتائیں اور انہیں اسلام کے احکام اور فرائض و سنن سکھائیں۔ ان سے صدقات وصول کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے (عمرو کے) لئے ایک خط تحریر کرایا جس میں ان سے عہد لیا اور حکم دیا کہ لکھی ہوئی باتوں پر عمل کریں۔ خط کا متن یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کا بیان ہے: اے وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہو، اپنے قول و قرار

کو پورا کرو (المائدہ: ۱)

یہ محمد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد ہے عمرو بن حزم کے لیے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو کو یمن کی طرف بھیجا۔

۲۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عمرو بن حزم کو حکم دیا کہ اپنے سارے امور میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو اختیار کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ کا خیال اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں، اور جو نیک عمل کرتے ہیں۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو کو حکم دیا کہ جو کچھ کسی سے لیں، حق کے ساتھ لیں، جیسا کہ اللہ (تعالیٰ) نے حکم دیا ہے۔

۴۔ لوگوں کو نیک عمل کرنے پر خوشخبری دیں اور لوگوں کو نیک کام کرنے کا حکم دیں اور لوگوں کو قرآن پاک سکھائیں اور ان میں قرآن سمجھنے کی استعداد و صلاحیت پیدا کریں اور لوگوں کو منع کریں کہ قرآن بغیر طہارت اور پاکی کے کوئی آدمی نہ چھوئے۔

۵۔ اور لوگوں کو بتائیں کہ ان کے حقوق کیا ہیں، اور ان باتوں کا بتائیں جن کا کرنا ان پر واجب ہے۔

۶۔ اور لوگوں پر حق میں نرمی کریں اور ظلم کرنے پر سختی کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم ناپسند کرتا ہے، اور ظلم سے منع کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ (تعالیٰ) کا فرمان ہے: "ہشیار ظلم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (اعراف) ۴۳، ہود: ۱۸)

۷۔ لوگوں کو جنت کی بشارت دیں اور جنت کے استحقاق کے لیے آثار و اعمال بتائیں اور لوگوں کو دوزخ سے ڈرائیں، اور ان اعمال سے خبردار کریں جو انہیں دوزخ میں ڈالنے کا سبب بنیں گے۔

۸۔ لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں تاکہ دین میں سمجھ حاصل کریں، اور لوگوں کو حج کے مسائل سکھائیں، حج کی سنتوں اور فرائض کو بتائیں، اور ان باتوں کو سکھائیں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور حج اکبر یعنی بڑا حج عظمت والا حج ہے اور چھوٹا حج عمرہ ہے۔

۹۔ اور لوگوں کو منع کریں کہ کسی ایسے چھوٹے کپڑے میں نماز ادا نہ کریں (کہ اعضاء کے کھلنے کا اندیشہ ہو) البتہ کپڑا اتنا بڑا ہو کہ اپنے گرد لپیٹ کر اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر رکھ لیں، اور نہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے پہنے ہوئے چت لیٹے، مبادا اس کا پوشیدہ عضو آسمان کی طرف کھل جائے۔

۱۰۔ لوگوں کو منع کریں کہ کوئی شخص (یعنی مرد) اپنے سر کے بال کا جوڑا اپنے پیچھے نہ بنائے۔

۱۱۔ اور اس بات سے بھی منع کریں کہ جب لوگوں میں ہیجان اور تیزی پیدا ہو تو کوئی شخص اپنے قبیلوں اور اپنے خویش واقارب کو نہ بلائے۔ ان کو چاہیئے کہ لوگوں کو اللہ وحدہٗ لاشریک کی طرف بلائیں (تاکہ ان میں صلح وصفائی ہو جائے)۔ اگر کوئی شخص اللہ کی طرف نہ بلائے بلکہ (اپنی مدد کے لئے) اپنے قبیلے کے لوگوں اور خویش واقارب کو بلائے تو چاہیئے کہ انہیں تلوار سے مجبور کریں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کی طرف بلائیں (تاکہ فساد ختم ہو جائے)۔

۱۲۔ لوگوں کو حکم دیں کہ وضو اچھی طرح کریں اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوئیں اور اپنے سروں کا مسح کریں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا ہے۔

۱۳۔ ہر وقت کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنے کا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حکم دیا، اور اس بات کا بھی حکم دیا کہ پورے خشوع کے ساتھ رکوع وسجود کریں۔ صبح کی نماز اندھیرے منہ ادا کریں، اور دوپہر کی نماز میں آفتاب کے ڈھلنے تک تاخیر کریں، عصر کی نماز کا وقت وہ ہے جب سورج زمین کی طرف پیٹھ کرنے والا ہو اور مغرب کا وقت وہ ہے جب رات سامنے آئے، اور اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ تارے

آسمان میں نکل آئیں اور عشاء کی نماز اول شب میں ادا کریں۔

۱۴۔ جمعہ کی اذان دی جائے تو بعجلت جمعہ کی طرف جائیں۔ اور جمعہ کی نماز کے لئے غسل کریں۔

۱۵۔ غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے لینے کا حکم فرمایا۔

۱۶۔ اور مومنین پر فرض کیا گیا ہے کہ زمین کی پیداوار کا صدقہ دسواں حصہ ادا کریں جس کی پیداوار چشمے کے پانی اور آسمان کی بارش سے ہو، اور جس کی پیداوار کسانوں کی اپنی محنت سے ہو اس پر دسواں حصے کا آدھا صدقہ دینا فرض ہے۔

۱۷۔ اور ہر دس اونٹ پر دو بکریاں۔ اور ہر بیس اونٹوں پر چار بکریاں دینا فرض ہے۔

۱۸۔ اور ہر چالیس گائے پر ایک گائے، اور ہر تیس گائے پر ایک تبیع (گائے کا ایک سال سے کم کا بچہ)، جدع یا جدعہ (گائے کا ایک سالہ یا دو سالہ بچہ) دے۔

۱۹۔ اور ہر چالیس چرنے والی بکریوں پر ایک بکری۔

۲۰۔ ایمان والوں پر یہ زکاۃ و صدقہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے، جو لوگ زیادہ صدقہ دیں تو ان کے لئے خیر و نیکی ہے۔

۲۱۔ جو یہودی یا نصرانی بذاتِ خود خالص نیت کے ساتھ اسلام قبول کرے اور دین اسلام پر چلے تو وہ مومنین میں سے ہے، اس کے وہی حقوق ہوں گے جو اور مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی سارے احکام لازم ہوں گے جو مومنین پر ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نصرانیت یا یہودیت پر قائم رہیں انہیں ان کے دین سے ہٹایا نہیں جائے گا، مگر ان میں سے ہر آزاد یا غلام مرد یا عورت پر ایک پورا دینار ادا کرنا واجب ہوگا یا ایک دینار کی قیمت کا کپڑا ادا کرنا ہوگا۔

۲۲۔ جو لوگ اس فرض کو (دینار یا اس کی قیمت کا کپڑا) ادا کریں گے۔ ان کا ذمہ اللہ اور رسول اللہ کے

رسول پر ہے اور جو اس فریضے کو روکے گا وہ اللہ کا دشمن ہے، اور اللہ کے رسول اور مومنین سب کا دشمن ہے۔

امام مالک، امام نسائی، دارمی اور دارقطنی کی روایت کے مطابق اس مبارک خط کا ضمیمہ حسب ذیل مروی ہے "ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط عمرو بن حزم کے نام کا، جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو کو نجران بھیجا تھا، پڑھا۔ یہ مبارک خط ابوبکر ابن حزم کے پاس تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا:

۲۳۔ یہ اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے بیان ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، اپنے قول و قرار کو پورا کرو...... بیشک اللہ تعالیٰ بڑا جلد حساب لینے والا ہے۔"

۲۴۔ یہ زخمی کرنے کے بارے میں کتاب ہے (قصاص و دیت کی تشریح): جان میں سو اونٹ (یعنی جان مارنے کی دیت (خون بہا) سو اونٹ ہے۔ اور آنکھ میں پچاس، پیر میں پچاس، اور سر کے ایسے زخم میں جو دماغ تک پہنچ جائے تہائی دیت، اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت، اور ایسے زخم میں جس سے ہڈی ٹوٹ جائے، پندرہ اونٹ، اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ پانچ، اور کسی ہڈی کے نظر آنے والے زخم میں پانچ اونٹ کی ادائیگی واجب ہے۔"

ایک روایت میں (یہ ہے):

۲۵۔ بیشک جان میں (یعنی ایسے کاری زخم میں جس سے جان چلی جائے) ایک سو اونٹ اور ناک میں جبکہ پوری کاٹ دی گئی ہو ایک سو اونٹ، اور ایسے زخم میں جو دماغ تک گہرا ہو جان کی تہائی دیت، اور اسی قدر پیٹ کے زخم میں۔

دارقطنی کی تیسری روایت میں ہے: بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو خط لکھا

جس میں یہ تھا :

۲۶- ...... اس زخم میں جو ہڈی کو ظاہر کرے پانچ اونٹ ، اور اس زخم میں جو دماغ تک گہرا ہو ثلث دیت ہے ۔ اور ہڈی توڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹ ، اور آنکھ میں پچاس اونٹ ، اور ناک میں جب پوری کٹی ہو پوری دیت ، اور دانت میں (ایک روایت میں ہے ، ہر ایک دانت میں) پانچ اونٹ ، اور پیر میں پچاس اونٹ ، اور ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی میں دس دس (اونٹ دیت واجب الادا ہے)

اس نبوی خط کے ساتھ رباط (مراکش) کے علامہ عبدالحی کتانی نے التراتیب الاداریۃ (جلد اول ص ۱۶۸-۱۷۱) میں اس خط کے متن کے ساتھ ایک دوسرا خط رؤسا یمن عبد کلال کے بیٹوں شرحبیل ، حارث اور نعیم کے نام کا خط ملا دیا ہے ، اور لکھا ہے کہ یہ خط بھی عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا گیا تھا ، اس لئے اس مبارک نبوی خط کے متن کا ترجمہ بھی پیش خدمت ہے کہ اس سے احکام قصاص و دیت نیز احکام زکات کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے (اس خط کو ڈاکٹر حمید اللہ نے ۱۱/ ج کے تحت ص ۱۸۵ پر درج کیا ہے) :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال ، حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال شاہ/ رئیس ذی رعین ، معافر اور ہمدان کے نام :

اما بعد : تمہارا قاصد (ذو یزن مالک بن مرہ الرہاوی) لوٹا اور تم لوگوں نے اللہ کا خمس (پانچواں حصہ) ادا کیا ، اور مومنین پر ان کی زمین کی پیداوار پر جو کچھ زکات فرض ہے وہ بھی ادا کی یعنی آسمانی اور سیرابی (بارانی) زمین کی پیداوار پر دسواں حصہ اور اپنے ڈول اور محنت کی پیداوار پر جب پانچ وسق تک پیداوار (بارانی) زمین کی پیداوار پر ہو تو دسواں حصے کا نصف ادا

کر دیا۔ ساتھ ہی ہر پانچ چرنے والے اونٹوں پر ایک بکری، چوبیس تک، اور اگر چوبیس سے ایک بھی زائد ہوں تو ایک بنت مخاض (اونٹنی جو دوسرے سال میں ہے) اگر یہ نہ طے تو ایک ابن لبون (وہ اونٹ جو تیسرے سال میں ہے) ہر پینتیس تک، اگر پینتیس سے ایک بھی زائد ہو تو ان پر ایک بنت لبون (تیسرے سال کی اونٹنی) پینتالیس تک، اور پینتالیس سے زیادہ پر ایک حقہ (تین سال) نر سے جفتی کے قابل۔ ساٹھ تک، اگر ساٹھ سے ایک بھی زائد ہو تو ان پر ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) پچھتر تک، اگر ایک بھی پچھتر سے زائد ہو تو نوے تک میں دو بنت لبون (سہ سالہ اونٹنی) اور نوے سے زائد تک دو حقہ۔ نر سے جفتی کے قابل۔ ایک سو بیس تک۔ ایک سو بیس سے زائد پر ہر چالیس میں ایک بنت لبون، اور ہر پچاس میں ایک حقہ طروقۃ الفحل کے حساب سے ادا کیا جائے۔ اور ہر تیس گائے میں تبیع (گائے کا بچہ جو ایک سال سے کم ہو) ایک جذع (ایک سالہ یا دو سالہ) یا جذعہ اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔

اور ہر چالیس چرنے والی بکریوں پر ایک بکری ایک سو بیس تک، زیادہ پر دو بکریاں دو سو تک میں دو سو سے زائد پر تین بکریاں تین سو تک میں، زیادہ پر ہر سو بکری میں ایک بکری کے حساب سے ادا کریں۔

صدقہ (زکات) میں بوڑھی، عجفا، یعنی دبلی، لاغر بکری اور عیب والی (ذات عوار) اور نر بکرا (نر، تیس الغنم) قبول کیا جائے گا، البتہ اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو تر قبول کیا جائے گا،

الگ الگ ریوڑوں کو جمع نہ کیا جائے گا، اور نہ زکات کے ڈر سے اکٹھے کو الگ الگ کیا جائے گا۔ (دونوں خلیط (ملے ہوئے سے) سے جو لیا جائے گا تو وہ دونوں دیکھے جائیں گے کہ برابر برابر ہی ہیں۔

خالص غلام پر کچھ لازم نہیں، نہ اس کھیتی پر جس کے کارندے نہ ہوں کچھ لازم آئے گا جبکہ اس کی پیداوار کا صدقہ عشر (دسواں حصہ ادا کیا جا چکا ہے) نہ مسلمان غلام پر نہ اس کے گھوڑے پر فرض ہے۔

(اس خط میں یہ باتیں بھی تحریر تھیں):

قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ شرک، اور ناحق ایک مومن نفس کا قتل، اور لڑائی کے دن اللہ کے راستے میں لڑنے سے بھاگنا، ماں باپ کی نافرمانی، بے گناہ عورتوں پر تہمت لگانا جادو سیکھنا، ربا (سود) کھانا، اور یتیم کا مال کھانا، یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔

بیشک عمرہ چھوٹا حج ہے، اور قرآن پاک کو صرف پاکی کی حالت میں چھونا چاہئے۔ مالک بننے سے پہلے طلاق نہیں، اور خریدنے سے پہلے آزاد کرنا معتبر نہیں۔ تم میں سے کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے مونڈھے پر کچھ نہ ہو۔"

(اس خط میں یہ مضمون بھی تھا):

بیشک اگر کسی نے کسی ایمان والے کو ناحق قتل کیا، بیّنہ رہتے ہوئے تو قصاص لازم ہے، البتہ اگر مقتول کے اولیا راضی ہو جائیں (تو دیت واجب ہو گی۔)

اور بیشک جان کی دیت ایک سو اونٹ ہے، اور ناک کی جبکہ پوری کاٹ دی گئی ہو تو دیت ہے، اور زبان کے کاٹنے میں بھی دیت ہے، اور دونوں لب میں بھی دیت اور خصیتین میں بھی دیت اور آلۂ تناسل میں بھی دیت ہے اور صُلب یعنی پیٹھ کی ہڈی توڑنے میں بھی، اور دونوں آنکھوں میں بھی، اور دونوں پیروں میں بھی دیت ہے، اور ایک پیر میں نصف دیت، اور دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت، اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت، اور ہڈی توڑنے میں پندرہ اونٹ اور پیر اور ہاتھ کی ہر انگلی میں دس اونٹ اور دانت میں پانچ اونٹ، اور ہڈی ظاہر کرنے والے

زخم میں پانچ اونٹ ادا کرنا لازم ہے، اور بیشک کسی عورت کے قتل کرنے پہ مرد قتل کیا جائے گا۔

اس مبارک خط کے آخر میں یہ تحریر ہے کہ اس خط کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا

اس متبرک نامۂ نبوی سے حاکموں اور ارباب نظم ونسق کے لئے متعدد احکام اور ہدایتیں ملتی ہیں جن کا خیال رکھنا اور عمل میں لانا ہر مسلمان پہ لازم ہے۔ ان عام ہدایتوں کے علاوہ زکات وصدقات اور قصاص و دیت کے واضح احکام بیان کئے گئے ہیں جن کی تفصیل اسلامی احکام کی کتابوں، فقہ اور احادیث میں موجود ہے اور ان کی وضاحت اس وقت مقصود نہیں۔